65702 ـ كيا رات كو تهجد پڑهنے والا شخص امام كے ساتھ تراويح ميں وتر ادا كر لے ؟

سوال

ميں ايك مسلمان عورت ہوں اور نماز تراويح پابندى سے ادا كرتى ہوں عام طور پر جب ميں نماز كے ليے مسجد نہيں جاتى تو مجھ سے چھوٹا بھائى بھى مسجد نہيں جاتا، اور جب ہم مسجد ميں جائيں تو وتر امام كے ساتھ ہى ادا كرتے ہيں، ميرى عادت ہے كہ ميں رات كوتھجد اور قرآن كى تلاوت كے ليے اٹھتى ہوں ليكن وتر ادا كر لينے كے بعد نماز تھجد ادا نہيں كر سكتى لہذا ميرے ليے بہت كيا ہے؟
آيا ميں مسجد ميں نماز تراويح ادا كروں تا كہ ميں ميرا بھائى بھى نماز ادا كر لے، يا كہ گھر ميں رہوں تا كہ رات كو نماز تھجد ادا كرسكوں، دونوں ميں زيادہ ثواب كس ميں ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

آپ كا مسجد ميں جانا اور جماعت كے ساتھ نماز تراويح كى ادائيگى اور مسلمان بہنوں سے ملاقات كرنا، يہ سب خير و بھلائى اور ہدايت پر مبنى ہے، اور آپ كى اپنے بھائى كے ليے اس خير و بھلائى ميں معاونت ايك اور زيادہ اطاعت كا كام ہے.

اس اور رات كے وقت تھجد كى ادائيگى ميں كوئى تعارض نہيں، آپ ان مندرجہ ذيل دو چيزوں ميں سے ايك پر عمل كر كے يہ سب فضائل سميٹ سكتى ہيں:

اول:

آپ امام كے ساتھ وتر ادا كرليں، اور پھر اگر اس كے بعد آپ كے ليے تھجد كى ادائيگى ميسر ہو تو دو دو ركعت كر كے جتنى نماز تھجد الله تعالى نے آپ كے ليے لكھى ہے وہ ادا كريں، اور نماز وتر دوبارہ ادا نہ كريں، كيونكہ ايك رات ميں دو بار وتر ادا نہيں ہو سكتے.

دوم:

وتر آپ رات كے آخرى حصہ كے ليے مؤخر كرديں اور جب امام وتر كى نماز ميں سلام پھيرے تو آپ اس كے ساتھ سلام نہ پھيريں، بلكہ كھڑے ہو كر ايك ركعت زيادہ ادا كرليں تا كہ رات كے آخرى حصہ ميں وتر ادا ہو سكے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جب امام وتر پڑھاتا ہے تو بعض لوگ اس کے ساتھ سلام پھیرنے کی بجائے ایك رکعت اٹھ کر ادا کرتے ہيں تا کہ وتر رات کے آخر میں ادا کر سکیں، تو اس فعل کا حکم کیا ہے ؟ اور کیا اسے امام کے ساتھ قیام کہا جائے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

ہم تو اس میں کوئی حرج نہيں جانتے، علماء کرام نے یہی بیان کیا ہے، اور اس میں حرج بھی کوئی نہیں تا کہ رات کے آخر میں وتر ادا ہو سکے، اور اس پر یہ صادق آ سکے کہ اس نے امام کے ساتھ قیام کیا حتی کہ امام چلا گیا، کیونکہ اس نے تو امام کے ساتھ بلکہ اس نے تو شرعی مصلحت کی بنا پر ایك رکعت زیادہ ادا کی ہے تا کہ وہ رات کے آخر میں وتر ادا کر سکے، تو اس میں کوئی حرج نہيں.

اور اس سے وہ امام کے ساتھ قیام کرنے سے خارج نہيں ہوتا، بلکہ اس نے امام کے جانے تك اس کے ساتھ قیام کیا لیکن وہ اس کے ساتھ نہيں گیا بلکہ وہ تو امام کے جانے کے بعد دیر میں گیا" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11 / 312).

اور اسی طرح کا ایک سوال فضيلۃ الشيخ ابن جبرين حفظہ اللہ تعالی سے کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" مقتدی کے حق میں افضل یہ ہے کہ وہ امام کی اقتدا کرے حتی کہ امام تراویح اور وتر سے فارغ ہو جائے، تا کہ اس پر یہ صادق آئے کہ اس نے امام کے فارغ ہونے امام کے ساتھ نماز ادا کی، تو اسے رات کے قیام کا ثواب حاصل ہو جیسا کہ امام احمد وغیرہ علماء نے کیا ہے.

اور اس بنا پر اگر وہ امام کے ساتھ وتر ادا کر کے فارغ ہوا تو اسے رات کے آخر میں وتر ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہيں، لہذا اگر وہ رات کے آخر میں بیدار ہو تو جتنی اس کے مقدر میں نماز لکھی ہے وہ دو دو رکعت کر کے ادا کرے، اور وتر نہ دھرائے، کیونکہ ایك رات میں دو بار وتر نہيں ہوتے....

اور بعض علماء نے امام کے ساتھ وتر میں ایك رکعت زیادہ ادا کرنے کو افضل کہا ہے، یعنی وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایك رکعت زیادہ ادا کرنے کے بعد سلام پھیرے، اور تہجد کے آخر میں وتر ادا کرے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تم میں سے کسی کو صبح کے طلوع ہونے کا خدشہ ہو تو وہ ایك رکعت ادا کر کے اپنی نماز کو وتر کر لے"

اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم اپنی رات کی نماز میں سب سے آخر میں وتر ادا کرو" انتہی

ماخوذ از: فتاوی رمضان (826).

اور مستقل فتوی کمیٹی نے فتوی دیا ہے کہ یہ دوسرا طریقہ بہتر اور احسن ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 207).

ہم اللہ تعالی سے آپ کے لیے توفیق اور صراط مستقیم کی دعا کرتے ہیں.

واللہ اعلم .